سلسلۂ انجمن ترقی اردو نمبر (۵۵)

جنگ نامۂ عالم علی خاں

مصنفۂ

غضنفر حسین مرحوم

(جس میں نواب آصف جاہ نظام الملک مرحوم اور عالم علی خاں صوبیدار دکن کی جنگ کا حال نظم کیا گیا ہے)

مرتبہ

مولوی عبدالحق صاحب، بی۔ اے آنریری سکریٹری انجمن ترقیٔ اردو و اڈیٹر اردو

——o)*(o——

سنہ ۱۹۳۲ع

——§*§——

بہ اہتمام محمد صدیق حسن انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن کے مطبع میں چھپ کر شائع ہوا

پہلی دفعہ ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد غیر مجلد ۶ آنے

قواعد و ضو

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد (دکن)

(۱) سر پرست وہ هوں گے جو پانچ هزار روپے یک مشت یا پانسو روپے سالانہ انجمن کو عطا فرمائیں —
(ان کو تمام مطبوعات انجمن بلاقیمت اعلیٰ قسم کی جلد کے ساتھہ پیش کی جائیں گی)

(۲) معاون وہ هوں گے جو ایک هزار روپے یک مشت یا سالانہ سو روپے عطا فرمائیں گے۔ (انجمن کی تمام مطبوعات ان کو بلا قیمت دی جائیں گی)

(۳) رکن مدامی وہ هوں گے جو ڈھائی سو روپے تک یک مشت عطا فرمائیں گے—

(ان کوتمام مطبوعات انجمن مجلد نصف قیمت پر دی جائیں گی)

(۴) رکن معمولی انجمن کے مطبوعات کے مستقل خریدار هوں گے جو اس بات کی اجازت دیں گے کہ مطبوعات انجمن کی طبع هوتے هی بغیر دریافت کئے بذریعہ قیمت طلب پارسل ان کی خدمت میں بھیج دی جائیں - (ان صاحبوں کو تمام مطبوعات پچیس فی صدی قیمت کم کرکے دی جائیں گی)
مطبوعات میں انجمن کے رسالے بھی شامل هیں

(۵) انجمن کی شاخیں یعنی اردو کتب خانے وہ هیں جو انجمن کو یک مشت سواسو روپیہ یا بارہ روپے سالانہ دیں
(انجمن ان کو اپنی مطبوعات نصف قیمت پر دے گی)

جنگ نامۂ سید عالم علی خاں

فرخ سیر کے عہد سے لیکر محمد شاہ بادشاہ کے کچھہ زمانے تک سید عبداللہ خاں (قطب الملک) اور سید حسین علی خاں (امیر الامرا) سادات بارہ سلطنت کے مالک و مختار تھے - یہ بادشاہ گر تھے اور بادشاہ ان کے ہاتھہ میں کٹ پتلی تھے - نواب نظام الملک (آصف جاہ) سے ان کی ان بن ہوگئی تھی - اس لئے دربار شاہی سے دور رکھنے کے لئے رفیع الدرجات کے عہد میں ان کو صوبہ داریء مالوہ پر مامور کیا گیا - نظام الملک بہادر نے انکار میں مصلحت نہ دیکھی اور بادل ناخواستہ تعمیل حکم کی اور وہاں کے نظم و نسق میں مصروف رہ کو اس خطے کو مفسدوں سے پاک کیا - چونکہ سادات کو نظام الملک بہادر کے بڑھتے ہوے اقتدار اور کثرت فوج کی وجہ سے اندیشہ ہوگیا تھا ، حسین علی خاں نے نظام الملک کو لکھا کہ دکن کے صوبوں کے انتظام کے لئے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم صوبۂ مالوہ میں رہیں آپ اپنے لئے

اکبر آباد، الہ آباد، ملتان، برہانپور کے صوبوں میں سے کوئی ایک صوبہ انتخاب کر لیں - نظام الملک اس سے بہت مکدر ہوئے اور اس کا جواب کسی قدر درشتی کے ساتھ دیا - امیر الامرا اور قطب الملک نے نظام الملک کے وکیل کو خلوت میں بلا کر سخت سست کہا - جب اس کی خبر نظام الملک کو پہنچی تو وہ آمادۂ پیکار ہوگئے - کہتے ہیں کہ اس میں محمد امین خاں کے توسط سے شاہی اشارہ بھی تھا - غرض انہوں نے اپنے رفقا کو ساتھ لیکر دکن کی جانب کوچ کیا اور نربدا کو عبور کیا - (وسط جمادی الآخر سنہ ۱۱۳۲ ھ مطابق مئی سنہ ۱۷۲۰ ع) - جب امیر الامرا کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے دلاور علی خاں بخشی، راجہ بھیم سنگھہ اور راجہ گجک سنگھہ (قلعدار) کو نظام الملک کے تعاقب کے لئے بھیجا - نظام الملک کا ستارہ عروج پر تھا قلعۂ اسیر اور قلعۂ برہانپور بغیر جنگ و جدال کے ہاتھہ آئے اور انور خاں صوبہدار برہانپور اور عوض خاں صوبہدار برار اور رنبھا سردار مرہٹہ اور بہت سے زمیندار اور پٹھان اُن کے شریک حال ہوگئے - جب دلاور علی خاں کا لشکر کوچ کرتا ہوا برہانپور سے جانب مشرق چودہ کوس پر پہنچا تو نظام الملک نے اپنا لشکر اس کے مقابلے کے لئے غیاث خاں کی سرکردگی میں روانہ کیا - لڑائی میں دلاور علی خاں اور اس

کے دونوں راجہ رفیق مارے گئے (۱۹ جون سنہ ۱۷۲۰ ع) —

سید عالم خاں بارہ جس کی عمر بیس سال کی تھی (دیکھو شعر ۴۶) فرخ سیر کے وزیر سید عبداللہ قطب الملک کا بھتیجا اور متبنیٰ تھا - وہ اپنے دوسرے چچا سید حسین علی خاں کے دہلی چلے جانے پر (دسمبر سنہ ۱۷۱۸ ع) دکن کے چھے صوبوں کا صوبیدار یا نائب صوبیدار مقرر کیا گیا تھا (شعر ۳۶) - اسے نظام الملک کے مقابلے کے لئے احکام پہنچے تو وہ فوج لے کر فردا پور میں جو اورنگ آباد سے ۶۰ میل کے فاصلے پر برہانپور اور اورنگ آباد کے درمیاں واقع ہے، خیمہ زن ہوا - نظام الملک برہانپور سے مقابلے کے لئے روانہ ہوے - جب نظام الملک کے لشکر نے دریاے پورنا سے عبور کیا (۲۰ جولائی سنہ ۱۷۲۰ ع) تو عالم علی خاں ۵ شوال سنہ ۱۱۳۲ ھ کو مع اپنے رفقا معمور خاں (دیکھو شعر ۳۱۶) ، غالب خاں (شعر ۲۵۳ ، ۳۰۵) عمر خاں (شعر ۱۶۸ ، ۲۹۳ ، ۳۷۴) میتھے خاں (شعر ۱۶۸ ، ۲۵۳ ، ۴۵۷) محمدی بیگ (شعر ۱۶۸ ، ۲۵۴) ، امین خاں (۱۲۵ ، ۲۵۶ ، ۲۵۹) غیاث الدین خاں ، خواجہ رحمت اللہ ، فدوی خاں وغیرہ اور سرداران دکن و مرہٹہ مقابلے کے لئے آگے بڑھا - نظام الملک نے مرحمت خاں کو اپنے فرزند غازی الدین خاں کی معیت میں ہراول کیا اور عبدالرحیم خاں ،

رعایت خاں ' غیاث خاں ' اختصاص خاں وغیرہ کو میمنہ و میسرہ پر مقرر کرکے خود مع عوض خان قول لشکر میں متمکن ہوے —

عالم علی خاں بڑی مردانگی اور شجاعت سے لڑا اور اگرچہ اس کا سارا بدن زخموں سے چور تھا مگر اُس کا ہر قدم آگے ہی بڑھتا تھا - آخر اسی طرح لڑتے لڑتے یہ بہادر نوجون اس دنیا سے کوچ کر گیا —

اس کے بعد سیدوں کے خاندان نے دولت آباد میں پناہ لی (دیکھو شعر ۴۰۱) خافی خاں کی تاریخ سے اس کی تصدیق ہوتی ہے -

مجھے اس جنگ نامے کے تین نسخے دستیاب ہوے - ایک نسخہ میرا ذاتی ہے اسے (ا) سے تعبیر کیا گیا ہے - دوسرا نسخہ مجھے مولوی عبدالحمید صاحب وکیل کلکٹر نے عنایت فرمایا جو (ب) سے موسوم ہے - اور تیسرا وہ نسخہ ہے جو مسٹر ولیم اَرون (William Irvine) نے مہاراجہ بنارس کے کتب خانہ سے حاصل کیا اور رسالہ انڈین اینٹی کیوری (Indian Antiquary) بابت ماہ جنوری و مارچ سنہ ۱۹۰۴ع میں مع انگریزی ترجمے کے شایع کیا - یہ نسخہ (ج) ہے —

مسٹر اَرون کا نسخہ اول و آخر سے ناقص ہے - عبدالحمید صاحب کے نسخے میں شروع کے کچھہ اشعار غائب ہیں - میرا نسخہ مکمل ہے اور اس کی ترتیب اور تحریر دوسرے نسخوں سے بہتر ہے - اس لئے میں نے اس نسخے کو بنیاد

قرار دیا ہے - البتہ دو ایک جگھہ ایک ایک مصرع غائب ھے اور بعض مقامات پر کوئی کوئی لفظ رہ گیا ہے - کہیں کہیں مصرع پورا کرنے کے لئے قیاس سے جو لفظ بڑھا دئے ھیں انہیں قوسین میں لکھہ دیا ہے - دوسرے نسخوں سے مقابلہ کر کے اختلاف نسخ بھی ظاہر کر دیا ہے - تینوں نسخوں میں اشعار کی کمی بیشی بھی پائی جاتی ہے - جو اشعار نسخہ (۱) میں نہیں اور دوسرے نسخوں سے اضافہ کئے گئے ھیں ان پر علامت X لگا دی گئي ھے اور جن اشعار پر یہ X نشان ھے اس کا مطلب یہ ھے کہ یہ دوسرے نسخوں میں نہیں ھیں —

مسٹر ولیم آرون نے اس کا مصنف "سودشت" بتایا ہے - انہیں اپنے نسخے کے ایک شعر سے دھوکا ھوا ہے - ملاحظہ ھو شعر ۳۱۴ ان کے نسخے میں اس شعر کا دوسرا مصرع یوں ھے —

سو دشتا یہ کیا کیا ستم ھاے ھاے

"سود شتا" الف ندائیہ اور "سودشت" تخلص قرار دیا ہے -

یہ صحیح نہیں ھے یہ لفظ "دستا" ھو گا کاتب نے غلط لکھہ دیا -

دوسرے نسخوں میں یہ مصرع اس طرح ھے —

سو ایسا ستم پر ستم ھاے ھاے

یا یہ ممکن ھے کہ ایسا کو کاتب دشتا لکھہ گیا - کاتبوں سے یہ بعید نہیں - اب انہیں یہ فکر ھوئی کہ اس نظم میں فارسی عربی

کے لفظ بکثرت ہیں یہ ضرور کسی مسلمان کی
لکھی ہوی ہے اور "سودشت" ہندی لفظ ہے
تو انھوں نے یہ تاویل کی کہ اکثر مسلمان مصنف
جب کوی چیز ہندی میں لکھتے تھے تو اس
میں تخلص بھی ہندی رکھتے تھے —

آرون صاحب کے منشی نے مصنف کو پنجابی
بتایا ہے مگر خود وہ اسے بالائی دواب کا خیال
کرتے ہیں جہاں کے سادات بارہ رہنے والے تھے -
لیکن اندرونی شہادت پر غور کرنے کے بعد انھوں
نے یہ قیاس قائم کیا کہ مصنف دکنی ہے اور
چونکہ ولی اس زمانے میں زندہ تھا اور ۱۱۳۲ ھ
میں دھلی میں تھا اور یہ واقعات بھی اسی
سنہ میں واقع ہوے اس لئے غالباً اس کا
مصنف ولی ہے -

مسٹر آرون کا یہ قیاس بالکل صحیح ہے کہ
مصنف دکنی ہے' زبان صاف بتاتی ہے - لیکن
مصنف کے متعلق ان کا قیاس غلط ہے - اس
میں وہ مجبور تھے وہ اپنے نسخے کو کامل سمجھے
ہوے تھے' حالانکہ آخر سے کئی شعر غائب تھے -
مصنف نے خود آخر میں اپنا نام بتادیا ہے -
اگر یہ شعر ان کے نسخے میں ہوتا تو انھیں یہ
الجھن نہ ہوتی —

یہ نظم تاریخی حیثیت رکھتی ہے - اس
میں جو نام اور سنین آئے ہیں وہ تاریخ کے رو
سے بالکل صحیح ہیں - مصنف کو عالم علی خاں
سے ہمدردی معلوم ہوتی ہے - اور وہ حق

بجا نب ہے ۔ اس سن میں جس دلیری
اور جھوٹ سے لڑ کر اس نے جان دی ہے وہ بے شبہ
قابل تعریف ہے ۔ یہاں تک کہ نظام الملک کے
طرف دار مورخوں نے بھی اس کی بہادری کی
تعریف کی ہے ۔ نظم سادہ ہے اور کہیں تصنع
اور تکلف سے کام نہیں لیا ۔ بعضے اشعار موثر بھی
ہیں خصوصاً جب عالم علی خاں ماں سے میدان
جنگ میں جانے کی اجازت مانگتے ہیں اور
رخصت ہوتے ہیں یا جب عالم علی خاں کے مرنے
کی خبر آتی ہے اور ماں اس کا ماتم کرتی ہے —

عبدالحق

یافتاح بخشندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) اول حمد واجب ھے کرتار کا
دو عالم کے وارث خریدار کا
(۲) قضا اور قدر جس کے ھے ھاتھہ میں
نہیں شک شبہہ کچھہ کسی بات میں
(۳) حکم ھات اوس کے ھے حاکم ھے وہ
سگل عیش و عشرت کا عالم ھے وہ
(۴) نرنجن نرا دھار سبھاں ھے
خداوند برحق مہربان ھے
(۵) ھے خاوند قدرت کا قادر ھے وہ
نہیں دور ھر حال حاضر ھے وہ
(۶) کہ دیدے سرو پاے جلوہ سپہر
دیوے راج سر پر رکھے تاج سر
(۷) اچھے کس کوں حافظ رکھے برقرار
خطا بخش مہرباں پروردگار
(۸) خرابی میں جس کے اشارہ کرے
اوسے ایک پل میں اوارہ کرے
(۹) کرے لطف کی جس کے اوپر نظر
دیوے راج سر پر پھراوے چھتر
(۱۰) کرے مالک سب اس کوں تسدبیر میں
گہماوے حکمت کی زنجیر میں
(۱۱) رکھے عمر دولت کا روشن چراغ
کرے دل کوں ھرغم سوں اوس کے فراغ

شروع کے بیس شعر نسخہ (ب) سے لئے گئے ھیں نسخہ (ا) میں یہ موجود نہیں نسخہ (ج) میں بھی ابتدائی حصہ غائب ھے اور ۴۴ ویں شعر سے شروع ھوتا ھے

(۱۲) رکھے رنگ قدرت کا انسان میں
مکرم کیا اس کوں جس شان میں
(۱۳) جو کچھہ کھیل کھیلے سزاوار ھے
مزاحم نکوی اس کا اظہار ھے
(۱۴) کیا کن کے کہنے میں سارا ظہور
کفر ھور اسلام ظلمات نور
(۱۵) جوواقف ھے وحدت کے میدان کا
ھے غالب دو عالم کے میدان کا
(۱۶) لیجانے لگے جس سے ایمان کوں
مسلط کرے نفس شیطان کوں
(۱۷) رکھے تاابد اوس کوں گمراہ کر
سعادت کے راھاں سوں بیراہ کر
(۱۸) اچھے بے خبر حق سوں بد حال میں
گرفتار دنیا میں جنجال میں
(۱۹) نجانے خدا کوں نجانے رسول
کرے عاقبت اپنی سب خاک دھول
(۲۰) اوسے ھے خبر جس کوں محرم کیا
دنیا کی محبت سوں بے غم کیا
(۲۱) یودوگھر(ن)شیران(ن)کوں سرکھاے ھیں
اتک اس کے پھاندے میں پچتاے ھیں
(۲۲) غنیمت سمجھہ عمر کیا شور ھے
انکھیاں کھول کر دیکھہ اگے گور ھے
(۲۳) یو دھن مال آخر کوں رہ جائیگا
جو کچھہ یہاں کیا ھے سو واں پائیگا

---

(۲۱) (ن) - ھے (ن) - شہرن کے

در نعت محمد مصطفی علیه السلام

(۲۴) محمد نبی پر درود اور (ن) سلام
(ن) جتے اهل اصحاب سب پر مدام
(۲۵) شفیع هے خلائق کے کردار کا
مقرب خدا کے سو دربار کا
-|- (۲۶) اول هیں ابا بکر روشن هلال
صدق اور بزرگی میں هیں بے مثال
+ (۲۷) دوجے هیں عمر یار صاحب وقار
که دائم نبي سوں رهے یار غار
-|- (۲۸) تیجے یار عثمان اهل جناں
جنو کیا جمع سارا قرآن
-|- (۲۹) که چوتھے علی شاه دلدل سوار
جنو نے کی کمر میں رهی ذوالفقار
-|- (۳۰) سبھی چار یاراں میں اهل قدر
حشر کے هیں مسند کے صاحب صدر
(۳۱) زهے پنجتن هیں خدا کے ولی
هراں سو هوا دین روشن جلی
(۳۲) کہا یوں حکایت غنیمت بیاں (ن)
سنو جان دل سے تمہیں بے گماں

---

(۲۴) ت/و ب — ن/ب جتے آل اصحاب پر نت مدام

(۳۲) (ن/ب) سنو اس حکایت کا کیا هے بیاں

(۳۳) عزیزاں ! یو قصہ ھے طوفان کا
اس عالم علی صاحب شان کا

(۳۴) قضا نے سو ھر حال آخر زماں
کہے ھیں نبی سوچ دستا عیاں

(۳۵) عزیزاں یو سب ھیچ در ھیچ ھے
یو قصہ عجب پیچ در پیچ ھے

(۳۶) سنو دوستاں ! ابتدا جنگ کا
زمانے کی گردش و نیرنگ کا

(۳۷) ھے عالم علی سید نام دار
دکھن کے چھ‌صوبوں میں صاحب مدار

X (۳۸) نہ دشمن کسی کانہ کس سوں فساد
و سید جواں مرد عالی نژاد

(۳۹) رھے شہر میں صوبہ داری کرے
تماشے کوں سواری شکاری کرے

X (۴۰) رھے رات دن سب سے اخلاص سوں
نہ دھوکا دھمک کس کے وسواس سوں

(۴۱) نپٹ خوب صورت و صاحب جمال
کہ دنیاں میں کوئی نہیں اوس کے مثال (ن)

(۴۲) عجب قد و قامت بڑی بہار کا
نہ راضی اتھا کس کے آزار کا

(۴۳) لٹکتا چلے جب نکل ناز سوں
امیری کے پوشاک اور ساز (ن) سوں

---

(۴۱) ن/ب کہ ثانی نہیں کوئی اسکے مثال -

(۴۱) ن/ب ھور شان -

(۴۴) دسے کل پیاراں میں پیارا لگے (ن)
چلن چال اوس کا سو نیارا لگے

(۴۵) جوانی میں (وہ) ریش آغاز تھا
نہنی عمر میں صاحب راز تہا

(۴۶) بڑا قد دسے جوں برس تیس کا
ولے عمر تھا بیس اکیس کا

(۴۷) رھے سب سوں ھل مل کے آرام سوں
نہیں کام کچھہ صبح اور شام سوں

(۴۸) یکا یک خبر آشکا را ھوا
گھر ے گھر یو غل اور پکارا ھوا

(۴۹) کہ لے کر نظام الملک فوج سات
چل آتا ھے سیدھا دکھن کیم بات

(۵۰) سو ایتے میں آ کوئی خبر یوں دیا
کہ اونرا نظام الملک نر بدا

(۵۱) تمن سات ھے جنگ ھشیاری کرو
لڑائی کی بیگی تیاری کرو

X (۵۲) سنا ھور رھا دل میں اپنے عجب
لڑائی ھمن سات کیا ھے سبب

(۵۳) ھوی بات سید پہ تحقیق جب
بلا بھیج ارکان دولت کوں سب

---

(۴۴) ن/ب — شکل جس کی نیا روں میں نیارا لگے
چلن چال سکلیاں بھی نیارا لگے

(۵۴) دعایاں اسم سب پڑھانے لگے (ن)
کہ نذراں بزرگاں چڑھانے لگے

X (۵۵) پکانے لگے ہر جنس کے طعام
کھلانے لگے دم بدم صبح شام

(۵۶) ہتی ہور گھوڑے تصدق دیے (ن)
جو کچھ لازماں تہا یو سب کچھ کئے

(۵۷) تصدق دعایاں اتارن لگے
روپے اشرفیاں اتارن لگے (ن)

(۵۸) جہاں (لگ) قطب غوث اور پیر تھے
جہاں لگ ولی خاص گنبھیر (ن) تھے

(۵۹) جہاں لگ جو کوئی صاحب ہوش تھے
زمانے کی گردش (ن) کے سرپوش تھے

---

(۵۴) ن/ب نذر جا بجا جب چڑھانے لگے
دوعایاں اسم تب پڑھانے لگے

(۵۶) ن/ب ہتی اونتھہ گھوڑے تصدق کئے
جو کچھہ جگ میں کرناسوان سب کئے

(۵۷) ن/ج روپے خوان بھر بھر کے وارن لگے

(۵۸) ن/ج خمبیر

(۵۹) ن/ب ج آفت

X ب(۶۰) جہاں لگ مقرب تھے درگاہ کے
جہاں لگ ولی خاص اس راہ کے (ن)

(۶۱) مدد مانگ سب (ن) سوں کیتا سوال
جہاں لگ قلندر تھے اہل کمال

(۶۲) میں فرزند علی کا ہوں آل رسول
کرو عرض میری تم اپنی قبول (ن)

(۶۳) پڑی ہے مجھے آ کے مشکل محال
تمہیں مل کے سب لیو مجکوں سنبھال

(۶۴) رکھو لاج مردوں کے میدان میں
اچھے جان جب لگ میری جان میں (ن)

(۶۵) خدا باج نا کوئی مجھے یار ہے
اسی کے کرم کا مجھہ آدھار ہے

(۶۶) بلا پھر نجومی کُھلایا نجوم
کہو غلغہ کیا ہے کیا دھام دھوم (ن)

---

(۶۰) ن/ج — جہاں تک جو تھے خاص اس راہ کے

(۶۱) ن/ب ج — سکلیاں

(۶۲) ن/ب ج — کرو عرض میرا تم اتنا قبول

(۶۴) ن — اچھے جو ...... الخ
ب — ن/ج اچھے جان جب تئیں الخ

(۶۶) ن/ب ج — کہو کیا ہے یہ غلغہ کیا ہجوم

(۶۷) کہو دن یو کیا ہے ستارہ ہے کون (ن)
فتح کس کی ہے اور اوارہ ہے کون
X (۶۸) وو آیا ہے کیوں کس طرت چال ہے
کہو عاقبت کوں سو کیا حال ہے
X (۶۹) ہے غالب ہمنا پر یا مغلوب ہے
سدا دو شتابی جو کچھہ خوب ہے
(۷۰) اچھے گا رمل میں سو سب بول دیو
بھلا اور برا ایک بیک کھول دیو
بX (۷۱) نواز و نگا تم کوں کرونگا نہال
اڑھاؤنگا تمنا دوشالے و شال
(۷۲) کہے تب نجومیاں نے سب خیر ہے (ن)
ستاروں کی گردش کا تک پھیر ہے
(۷۳) یقیں ہے ہمن کوں فتح پاؤگے
فتح پاکے بیگی سوں پھر آؤگے (ن)
(۷۴) پوچھا بات بعضے فقیر ان بلا
تمھاری اس بات میں کیا صلا (ن)

---

(۶۷) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ کہو دن ہے کیسے ستارہ ہے کون

(۷۲) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ کہے سب نجومیاں نپت خیر ہے

(۷۳) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ فتح پا کے بیگی سوں گھر آؤگے

(۷۴) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ سلا

(۷۵) کہے سب فقیراں سن اے نواب (ن)
شہر چھوڑ جانا نہیں ہے ثواب

(۷۶) نجومی کہے ہیں خوش آمد کی بات
کہاں علم کامل ہے ان بیچ (ن) ہات

(۷۷) نہ امراو کوئی صاحب فوج ہے
سپاہی نہ کوئی صاحب اوج ہے (ن)

(۷۸) نوی فوج لشکر نوا ہے (ن) سپاہ
دغا ہے دغا خواہ مخواہ

(۷۹) اتھے بول یاراں سبھی اور شاہ
یو کیا باب ہے تمنا بوجھو صلاح

X (۸۰) اچھیں خیر خواہی میں مستقیم
اوسے بس کفایت کریگا غنیم

---

(۷۵) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ کہیں تب فقیروں نے سن اے نواب
شہر چھوڑ جانے میں نہیں کچھ صواب

(۷۶) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ کہو ان کے

(۷۷) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ شتابي کے کرنے میں کیا بوجھ ہے

(۷۸) $\frac{\text{ن}}{\text{ب ج}}$ کل

(۸۱) سپاہی نجانوں (ن) کہ کل باگ ہیں
صف جنگ میں ایک سوں (ن) یک آگ ہیں

(۸۲) سکت کیا جو کوئی روبرو ہو سکے (ن)
زمین چھاند کے کوئی نہ ہرگز تلے

(۸۳) شجاعت میں (ن) یک زور (ن) بازو کریں
پہاڑاں اچھیں تو (ن) ترازو کریں

(۸۴) کہ یو فوج ہے آج دشمن شکن
اگر ہوے جمع ہند سارا دکھن (ن)

(۸۵) کریں تل اوپر مار تلوار سوں
سگل فوج لشکر کے سردار کوں (ن)

---

(۸۱) ن/ب نہ ہو جو
ن/ب سے ، ن تیں

ن ب ج
(۸۲) ن سکت کیا جو کوئی روبرو ہو کھڑا
ج کھڑا ہو تو چھڑیوں سیں دینگا اُڑا

(۸۳) ن/ب سوں ، ن تیں
ن/ب گر ج

(۸۴) ن/ج اگر ہو جمع ہند ، اگر سبھ دکھن

(۸۵) ن/ب سگل فوج اور ان کے سردار کوں

X (۸۶) لڑیگا وو ھی مرد میدان میں
شجاعت ھے جس مرد کی شان میں
X (۸۷) قدیموں کی اپنے کرو دلبری
یو ھے بات بھاری نہیں سرسری
(۸۸) قدیماں کا اس واسطے مان ھے
سمجھیا ھے وو جس میں کچھہ گیان ھے
(۸۹) رھے ھو کے تم شاہ اندیشہ ناک (ن)
تمہارا ھے حافظ وو اب ذات پاک
(۹۰) یوں ڈر (ن)[1] دل میں مت لاؤ (ن)[2] اس بات کا
بھروسہ ھمن کوں ھے اس سات کا (ن)
(۹۱) قسم ھے قسم پر قسم کار ھے (ن)
عزیزاں تمہارا خدا یار ھے (ن)
(۹۲) کہے سن کے نواب نے ایتی (ن) بات
کہ مرنا و جیونا ھے سب رب کے ھات

---

(۸۹) ن/ج رھے شاہ تب ھو کے المناک
تمہارا ھے حافظ و ھی ذات پاک

(۹۰) ن ۱ / برا / ن ۲ / ایڈنا
ن/ب بھروسہ نہیں ھم^ج کوں اس سات کا
ن/ قسم ھو قسم پن بڑا مار ھے

(۹۱) ن/ب قسم^ج ھی قسم ھے میری یار ھے

(۹۲) ن/ب ج اتنی

(۹۳) جو یاری دے ھمدا نکل جاے گا (ن)
جئے لگ وو دنیاں میں پچتاے گا
(۹۴) مجھے عار ھے عار انکار ھے
کہ تحقیق مرنا سزا وار (ن) ھے
(۹۵) کروں گا جوکچھہ مجھہ سوں ھوآوے گا
یہی نام مردوں کا رہ جائے (ن) گا
(۹۶) نگاہ داشت کی خوب کرنی کئے (ن)
نکلنے کی بیگی اوتاولی کئے
X (۹۷) کسب چھوڑ بہوتوں نے گھوڑے لئے
سپر با نک بہوتوں نے توڑے لئے
X (۹۸) یونہی دیکھنے کے لڑن ھار نہیں
یو ھے مارکا * سخت بیوہار نہیں
(۹۹) کرو گے جو کچھہ سو سمجھہ کر کرو
ھماری نصیحت یو دل میں دھرو

---

(۹۳) ن — جو بازی دی ھنا کوں مل جاے گا
ج جئے تک وہ دنیا موں بچ آے گا

(۹۴) ن — ج سو یک بار

(۹۵) ن — یہی نام دنیاں میں رہ جائے گا
ب

ن اندیشہ سوں کل دل کو خالی کیا
(۹۶) — ب کہ چلنے کی بیگی شتابی کیا

(۹۸) * معرکہ

(۱۰۰) اٹھے بیگ بیگی سوں گھر میں گئے
ادب سوں کھڑے پاس ماں کوں کہے

(۱۰۱) کہ تم ماں میں فرزند بڑےمان کا (ن)
بڑے پیار (کا) ھور بڑے(ما) ن کا

(۱۰۲) سنو تم کہ دلی بہت دور ھے
ھمارا اسم جگ میں مشہور ھے

(۱۰۳) نظام الملک کی خبر ھے گرم
نہیں اب تو رھتی نہ دستی شرم

(۱۰۴) حکم ھووے تو بہار تیرا کروں
برھانپور لگ ایک پھیرا کروں

(۱۰۵) میں پوتا ھوں اس شیر مردان کا
ھوں فرزند نورالدین علی خان کا

(۱۰۶) مجھے بیٹھنا شہر (ن) میں ننگ ھے
اگر آج رستم ستی جنگ ھے

(۱۰۷) یو سن کےکہیں گے سو قطب‌الملک (ن)
دکن میں گیا تھا نظام الملک

(۱۰۸) یو سن کے تعجب کریں گے نواب
کہ فرزند عالم علی کا میاب

---

(۱۰۱) $\frac{ن}{ب}$ تمن ماں میں فرزند ھوں لاڑ کا
بڑے مان کا ھور بڑے پیار کا

(۱۰۶) $\frac{ن}{ب}$ رھنا بڑا $\frac{ن}{ج}$ بیٹھ رھنا بڑا

(۱۰۷) $\frac{ن}{ب}$ ھنسیں گےمجھ اُپر آل قطب الملک

(۱۰۹) ترا جیو کوں اور نکل نا سکا
شجاعت کا ناموس کچھہ نا رکھا (ن)

(۱۱۰) دنیاں میں دوبارا کچھہ آنا نہیں
یو دنیا جنم لگ تھانا (ن) نہیں

(۱۱۱) اگر ھے حیاتی تو پھر آویں گے
فتح پا کے پھر موہ کوں دکھلائیں گے (ن)

(۱۱۲) اپس دل میں ھمنا بسارو (ن) نکو
دعا میں اچھو، نت بسارو نکو

(۱۱۳) پکڑ ھات سونپو خداوند کوں
رھو عیش آرام (ن) آنند سوں

(۱۱۴) کہی ماں نے کیوں کر رضا دیوں تجھے
دکھن میں تیرے باج نہیں کوئی (ن) مجھے

---

(۱۰۹) ن/ب ناکیا

(۱۱۰) ن/ج توکانا

(۱۱۱) ن/ج فتح ھو تو مکھہ آکے دکھلاویں گے

(۱۱۲) ن/ج اتارو

(۱۱۳) ن/ج و

(۱۱۴) ن/ج ھے کون

(۱۱۵) خدا باج ہم کوں سنگاتی نہاں (ن)
مجھے مصلحت یو کچھ بھاتی نہیں

(۱۱۶) نہنا نا بڑا کوئی نہیں سات ہے
تو لڑنے کوں جانا یو (کیا) گھات ہے (ن)

X (۱۱۷) قسم ہے تجھے سیر نواب کا
ہے سوگند تجھے میرے ماں باپ کا

X (۱۱۸) میرے دل منے وہم وسواس ہے
میرے پاس ... ... *

X (۱۱۹) مجھے چھوڑ توں جا اکیلا نکو
یو جانے کا دل میں فکر نا کرو

(۱۲۰) بجد ھو بجد (۲ن) ماں کوں راضی کئے (۱ن)
بھر حال چلنے کی رخصت لئے (ن۱)

X (۱۲۱) میری ننگ و ناموس اور لاج کا
کہا ہے قسم تجھ کوں معراج کا

---

(۱۱۵) ن/ج خدا باج کو تجھ کوں ساتھی نہیں

(۱۱۶) ن/ج توں جاتا ہے لڑنے یہ کیا بات ہے

(۱۱۸) * نسخہ ا میں یہ شعر ناتمام ہے بقیہ دونوں نسخوں میں بھی موجود نہیں —

(۱۲۰) ۲ن/ج به جد و جہد — ۱ن/ج کیا — لیا

X (۱۲۲) تیرا ملک تجھ کوں مبارک اچھو
مدد تجھ کوں ...... * مبارک اچھو

(۱۲۳) چھہ سوار اوس وقت سید کے پاس (ن)
سپاھی قدیم تھے و گھر کے خواص

(۱۲۴) تو دل کیا اور کیا دل کوں تھیت
میں سید ھوں اب کیا دکھاؤنگا پیت

(۱۲۵) بلاے شتابی سوں دیوان کوں
کہا تم لکھو خط علی خان کوں (ن)

(۱۲۶) دکھن میں تھی مرد ھینگے مشہور (ن)
شتابی سے ھم پاس آنا ضرور

(۱۲۷) جلد آؤ اور مہربانی کرو
رفاقت سوں ـل جانفشانی کرو

---

(۱۲۲) * نسخہ ا میں یہ شعر نا تمام ھے بقیہ
دونوں نسخوں میں بھی موجود نہیں -

(۱۲۳) ن/ج چھہ سوار اہ اس وقت سید کے پاس
سپاھی و چیلا و کل عام و خاص
(پہلے مصرع میں کچھہ غلطی ھوگئی ھے)

(۱۲۵) ن/ج کیا اب لکھو خط امین خان کوں

(۱۲۶) ن/ج دکھن میں تمہیں مرد ھوکے مشہور
شتابی ھمن پاس آنا ضرور

(۱۲۸) که یو وقت هے وقت اب کام کا
تمہاری شجاعت کے ننگ نام کا (ن)

(۱۲۹) جو کچھہ تم کہوگے یہ سب هے قبول
هے شاهد، همارا خدا کا (ن) رسول

(۱۳۰) چلا نے لگے جا بجا تھار تھار
روانہ کئے قاصداں ایک بار

(۱۳۱) نگہ داشت (ن) کا خوب گرمی کئے
جنے جو منگیا سوئیچ اس کوں دیے

(۱۳۲) اتھا بارواں (ن) ماہ رجب کا چاند
چلیا گھر سے شمشیر بکتر کوں باند

X (۱۳۳) زرہ بکتراں پاک کرنے لگے
جہاں کے تہاں خوب مرنے لگے

X (۱۳۴) کمانا و ترکش منگا بے شمار
لگے بانٹنے فوج میں ایک بار

X (۱۳۵) شہر میں ڈھنڈورا پھرایا تمام
جہاں لگ سپاهی اچھے نیک نام

---

(۱۲۸) $\frac{ن}{ب}$ تمہاری شجاعت و ننگ نام کا

(۱۲۹) $\frac{ن}{ب}$ و

(۱۳۱) $\frac{ن}{ب}$ نگہہ داش

(۱۳۲) $\frac{ن}{ب}$ اتھی باروین

X (۱۳۶) پنجارے قصای و سبزی فروش
اتھےدیکھہ دل میں ھوا سب کوں جوش

X (۱۳۷) کہ کنجڑے بھٹارے و دھوبی حجام
بھڑا ی بہشتی لہار کئے آ سلام

X (۱۳۸) کمر باندھہ ٹٹو پر اسوار ھو
لے نعل بند .... ھات دھو *

(۱۳۹) کہا جا کے ڈیرا دیو میدان میں
محمدی باغ کے خوب(ن ۱) ارچان(ن ۲) میں

(۱۴۰) نقارے دماے بجاتے چلے
روپے اشرفیاں (ن) لٹاتے چلے

Xب (۱۴۱) دسے یوں سردار ساراں منے (ن)
دسے چاند سارا ستاراں منے

(۱۴۲) کیا جاے ڈیرے میں وودو (ن) مقام
کرے ملک (ن) تدبیر ھر صبح شام

---

(۱۳۸) * نسخہ ا میں یہ شعر نا تمام ھے '

(۱۳۹) ن ۱ / ج — نزک محمدی باغ — ن ۲ / ب ج انچان

(۱۴۰) ن / ج — لئی

(۱۴۱) ن / ج — دسے ھوں اوہ سردار ساریاں منے
که جیوں چاند ھے کل ستاریاں منے

(۱۴۲) ن / ب — بارہ ' ن / ج — چار ایک
ب ج — ذکر

(۱۴۳) جہاں لگ تھے نوکر سپاھی امیر (ن)
بلا کر کہے خان روشن ضمیر
(۱۴۴) شہرچھوڑ ڈیرا میں باھر دیا (ن)
توکل خدا مصطفی پر کیا
(۱۴۵) کہ تم ھو سپاھی میں سردار ھوں
بھلے اور برے کا میں غمخوار ھوں (ن)
(۱۴۶) کہاں ھند یاراں کہاں ھے دکھن
کہاں خویش قربت کہاں ھے وطن (ن)
Xب (۱۴۷) کہاں سوں کہاں اور (ن) کدھر سوں کہاں
کہ بارے (ن ۱) سوں قسمت نے لائی (ن ۲) یہاں

---

(۱۴۳) ن/ج — جہاں لگ تھے سردار، جودھان، بلی
بلا کر کہا سید عالم علی
(۱۴۴) ن/ب — دیا
(۱۴۵) ن/ج — بھلا، یا برا سب کا غمخوار ھوں
(۱۴۶) ن/ج — بارھا
ن/ب — کہاں خویش قریب (اور) کہاں ھیں ھمن
(۱۴۷) ن/ج — سوں
ن ۲/ج — لے آئی ن ۱/ج — بارھے

(۱۴۸) عزیزاں ! میں عالم علی خان ہو ن
جوانی مین سگلیاں میں باجان ھوں
(۱۴۹) جوانی کا کچھہ دل مانں غم نہیں مجھے
مرن اور جیون کا و ھم نہیں مجھے
Xب (۱۵۰) میرے دل کوں رحمت سوں شاباش ھے
جوانی میں جیو کا (ن) بڑی آس ھے
(۱۵۱) جیو ن و و بھلا جو انگے لاج ھے
و گر نہیں تو کیا تخت اور تاج ھے
(۱۵۲) جئے لگ ھو یاراں میرے سات میں (ن)
رھو وقت جن (جنگ) کے میرے ھات میں
(۱۵۳) جدھر مارکا آ پڑ یگا وھاں (ن)
(ن) جدھر کے تدھر بار کرنا وھاں
(۱۵۴) کرو مردمی (ن) دل کوں مردانگی
ھے مشہور مردوں کی مردانگی

---

(۱۵۰) ن/ج جیونا

(۱۵۲) ن/ب جو لگ ھیں یاراں میرے ھات میں
اچھو وقت جنگ کے میرے سات میں

(۱۵۳) ن/ب جدھر معرکہ آ پڑ یگا ندان
ن وو ھر ایک ھو کر سوکرنا وڑان
ن/ج ادھر ایک دل ھو کے کرنا ندان

(۱۵۴) ن/ج مردو ھو

(۱۵۵) * ھے یاراں (ن) کا دل جگ سنے زنگ نام
میں منگتا خدا سوں یہی صبح شام

(۱۵۶) جو آیا ھے وو پھر کے مر جائیگا (ن)
نہ کچھہ سات لایا نہ لے جائیگا

Xب (۱۵۷) خبر سن مقاماں کی ماں مہربان
تڑپنے لگے دیکھنے جھو پران (ن)

X ب ج (۱۵۸) گئی شہر کے باھر جاکر ملي (ن)
نپت آرزو سو ن لگا ے لگی

(۱۵۹) کہے ماں سوں میں پھر تم کوں کہاں پاؤنگا
اگر جنگ میں سوں میں پھر آؤنگا

---

(۱۵۵) ن/ب ھے بارے کا کل ھند میں نیک نام
میں منگتا ھوں نت آبرو صبح شام

* ھے کي بجاے غالباً رھے زیادہ موزوں ھوگا

(۱۵۶) ن/ب ج جو آیا ھے سو پھر وہ مر جائیگا

(۱۵۷) (ن) تڑپنا لگا جیو اور سبھہ پران

(۱۵۸) ن/ج گئی شہر کے باھر ےجا ملی
نپت آرزو سوں لگایا گلی

(۱۵۹) ن/ج اگر جگ میں سو باز پھر آوں گا

(۱۶۰) عبث پھر کے تصدیع کیسے تمن
پھر آتے تھے بیگی شتابی ھمن

(۱۶۱) نکو دل کوں تم بیقراری کرو
شہر کی طرت اب سواری کرو

(۱۶۲) کہی ماں نے نہیں چین دل کوں مجھے
میں دیکھو نگی پھرکرسوں دن تجھے

(۱۶۳) کروں کیا مجھے صبر آتا نہیں
تیرے باج مجھہ کچھہ سو بھاتا نہیں

(۱۶۴) یک یک دن مجھے ھے اک اک سال کا
خدا کوں خبر ھے میرے حال کا

(۱۶۵) نصیباں میں کیا ھے نہیں کچھہ خبر
کہ دیوناں ھوا ھے مجھے جیوں زھر

(۱۶۶) منگا و سر و پا و دستار یو
میرے روبرو جواب بھرسب کوں دیو

(۱۶۷) لے (ن) آئے سرو پا و بڑے مول کی
زر زر کشی و صات لئی مول کی

(۱۶۸) بولاے لطیف خان (ن) عمر خان کوں
محمدی بیگ کوں او متھے خان کوں

---

(۱۶۷) (ن) بلا کر

(۱۶۸) $\frac{ن}{ج}$ لطف خان

(۱۶۹) زاهدخان جہاں لگ آتھے اس پاس (ن)
پھر اے ... ...

(۱۷۰) سروپا و ہر یک کوں سو دینے لگے
سلام اور تسلیم لینے لگے (ن)

(۱۷۱) کہی بعد ازاں سب کوں سوگند ہے
کہ عالم علی مجکوں دلبند ہے

(۱۷۲) نہک کی شرط سب بجا لاو گے
سو وہیں پھر کے سب مرتبا پاوگے (ن)

(۱۷۳) خدا تم سبھوں کا نگہبان ہے
بڑی بست دنیا میں ایہان ہے

(۱۷۴) کئے عہد ساریاں نے سوگند کھا
کہ مالک ہمارا دلوں کا خدا

(۱۷۵) جب لگ * تن منے جیو ہے دمبدم (ن)
اچھیں گے حضوری میں ثابت قدم

---

(۱۶۹) ن/ج جہاں لگ تھے سردار تے روشناس
بلا بھیج کر سب کے آئیں پاس

(۱۷۰) ن/ج بجالاے تسلیم، لینے لگے

(۱۷۲) ن/ج تو دل سا چھہ پھر ... ...

ن * جلگ ہونا چاہئے
(۱۷۵) ن/ج جب لگ جیو تن موں ہے او دم میں دم

(۱۷۶) قدم سوں قدم ھات سوں ھات جور
رھیں گے کہ جب ھووے دشمن کا زور (ن)

(۱۷۷) ھمن دل سوں قربان ھیں جاں نثار
رکھو دل کوں صاحب تمہیں برقرار

(۱۷۸) کہی آفریں تم نمک خوار ھو
وفادار بےشک و غم خوار (ن) ھو

(۱۷۹) کییے ماں کوں تسلیم دینی سلام (ن)
کییے کوچ بیگی سوں بس والسلام

(۱۸۰) چلے ھو کہ بیگی اوتر گھات کوں
لیکر لاو لشکر بڑے ٹھات سوں

(۱۸۱) گییے ایدلاباد تیرا کییے
ندی دیکھہ کر پور ستی کئے

(۱۸۲) کہے فوج ایدی کا کیا ھے شمار
جو دیکھے تو موجود چالیس ھزار

(۱۸۳) تھے انئے تتر نال گیج ذل بان
سنئے کوئی شلک تو جاوے پران

---

(۱۷۶) — (کریں گے کی جگہہ لڑیں گے اور جب کی
ن کریں گے جب لک ھوگی دشمن کی موڑ
ج جگہہ جلگ ھونا چاھئے

(۱۷۸) — ن دلدار
ج

۱۷۹ — ن وداع ھو پراں ماں کو کیدا سلام
ج (پراں کی جگہہ بزاں ھونا چاھئے

(۱۸۴) تھے توپاں ایتے رھکلے بے شمار (ن)

....

(۱۸۵) نظام الملک پر ھوا جب یقین
کہ اب جنگ ثابت ہے بے کات وشئین

(۱۸۶) کہلا کر دو بھیجا سلام اور دعا (ن)
لڑائی میرے سات کیا ہے نفا

(۱۸۷) کہے ہیں دکھن میں مجھے صوبہ دار
لڑائی کا ست دیو دل سوں بچار

(۱۸۸) چلے جاو سیدھے ہندوستان کوں
چچا پاس اپنے تم آمان سوں

(۱۸۹) میں لڑکے سوں کیا تیغ بازی کروں
بھلا ہے جو کچھہ کار سازی کروں

(۱۹۰) سنا جب خبر سید عالی جناب
کہا دیو بیگی سوں اس کا جواب

(۱۹۱) ننھی عمر ہے پن میں لڑکا نہیں
کسی بات کا دل میں دھڑکا نہیں

(۱۹۲) میں سیدھوں تم دل میں کہا لائے ہو
میرے ملک پر چلکے کیوں آئے ہو

---

(۱۸۴) ن — رھکلے و توپاں تھے اتلے سنکات
ج کہے کیا نہیں کوئی کہنے کی بات

(۱۸۶) ن — کہا یا سلام اور کہا یا دعا
ج کہ لڑنا مرے ساتھہ کچھہ نہیں نفا

(۱۹۳) مجھے عار ہے عار ! ننگ (ن)
چلے آو بیگی نہ لاؤ درنگ

(۱۹۴) اگر لاکھہ دو لاکھہ فوجاں ملیں
کہ (جس سے) طبق سب زمیں کے ہلیں

(۱۹۵) میں وو شخص ہوں جو تلن ہار نہیں
شجاعت میری کس پر اظہار نہیں

(۱۹۶) اگر ہے حیاتی تو غم نہیں مجھے
اگر موت ہے تو وہم نہیں مجھے

(۱۹۷) جو مارا ہے قسمت میں میرے قلم
نہووے زیادہ و ناں ہووے کم (ن)

(۱۹۸) رضا پر میں راضی ہوں جو ہے رضا (ن)
و ہی ہوئیگا جو کریگا خدا

(۱۹۹) میں راضی رضا پر ہو باندھا کمر
رکھا ہوں میں القصد حق پر نظر

(۲۰۰) خدا کا کرم مصطفے کی پناہ
میں رکھتا ہوں اس بات پر سب نگاہ

---

(۱۹۳) ن/ج مجھے عار ہی عار ہے عار ننگ

(۱۹۷) ن/ج نہو کا زیادہ نہووے کا کم

(۱۹۸) ب/ج میں راضی رضا پر ہوں جو کچھہ رضا
وہی خوب ہے جو کرے کا خدا

(۲۰۱) پھر حال لے فوج اُتریا ندی (ن)
پکڑ دل میں دعوی وو دندی بدی
(۲۰۲) ایدھر سوں یو لشکر اودھر سوں وو فوج
پڑی آکر جس میں سمندر کی موج (ن)
(۲۰۳) تفاوت رہا کوس دو چار کا
حکم تب ہوا اس جو کرتار کا
(۲۰۴) حکم تب ہوا صاحب ذوالجلال (ن)
برسنے لگیا رات دن برشگال
(۲۰۵) دتیک دن سو گزرے اسی بات کوں
دیا کوئی خبر آ ادھی رات کوں
(۲۰۶) صبا جنگ ہوئیگا یو ہے خبر
یہی ذکر لشکر میں ہے گھر بہ گھر
(۲۰۷) کہا جھوٹ ہے کر کیا اعتبار (ن)
ہمارے ہیں جاسوس ہر تہار تہار

---

(۲۰۱) ن/ج پھر حال اوہ فوج اتری ندی
پکڑ دل سنے دند دعوی بدی

(۲۰۲) ن/ج پڑے ان نزک جوں سمدر کی فوج

(۲۰۴) ن/ج نپٹ داب آبی الگے تب ابھال

(۲۰۷) ن/ج کہا جھوٹ ہے یا نہیں کیا اعتبار
ہمارے ہیں جاسوس بھی ہوشیار

(۲۰۸) نجانے کہ جاسوس و قاصد تمام
هوے هیں نظام الملک کے غلام

(۲۰۹) تھی تاریخ چھتی ماہ شوال کی
بڑی نحس تر سخت جنجال کی

(۲۱۰) اتھا روز ایتوار کا نابکار
گھڑی تھی وو مریخ کی آشکار (ن)

(۲۱۱) تھی ساعت او ساعت بہت خوں فشاں
ستارہ زحل کا اتھا بے گماں

(۲۱۲) صبح کے وقت سید نیک نام
اوتھا بولتا هوا یے خوش کلام (ن)

(۲۱۳) کہو کیا خبر آج هے دوستاں
اُتھا بول بیگی سے عباس خاں

(۲۱۴) خبر جنگ کی آج هے تھار تھار
یہی غل هے سب فوج میں آشکار

(۲۱۵) سو جاسوس ایسے میں آیا شتاب
پسینے میں دستا هے جیوں غرق آب

(۲۱۶) کھڑا هو کے بولیا کہ اے دستگیر
نظام الملک فوج لے کر کثیر

(۲۱۷) نقارا کرایا هے اے قبلہ گاہ
حکم کر جو تیار هووے سپاہ

---

(۲۱۰) ن/ج — اشکبار

(۲۱۲) ن/ج — اتھا اور لگا بولنے خوش کلام

(۲۱۸) وو عالم علی سید مہرباں
شجاعت کا ظاہر ہے جس میں نشاں

(۲۱۹) سنا سو ئیچہ بکتر منگا یا شتاب
ہوا مستعد خان عالی جناب

(۲۲۰) کہا لاو میرا جو کچھہ ساج ہے
مجھے کام دشمن ستی آج ہے

(۲۲۱) کٹاری و نیزہ و شمشیر لاو
جو ترکش ہیں خاصے سو بیگی منگاو

(۲۲۲) منگاو میرا خود توڑا منگاو
میرے خاص گھوڑوں کوں پاکھر لگاو

(۲۲۳) منگا اوز کہاناں میری سات کیاں
کہ ہیں رات دن وو میری ہات کیاں

(۲۲۴) منگا او سپر آہنی پھول دار
کہ رہتے ہیں وو نت میرے گلے میں ہار*

(۲۲۵) منگا او میرا بانک خنجر منگاو
میری خاص پالکی کوں جھالر لگاو

(۲۲۶) میرے ہاتی کوں جاکے صندل لگاؤ
وقت لئی ہوا ہے درنگ مت لگاو

(۲۲۷) کیا جا غسل کر اوٹھایا دو ہات
کہا یا نبی سرور کائنات

(۲۲۸) تمن کوں میری آج یو لاج ہے
مدد کوی تم بن نہیں آج ہے

---

(۲۲۹) کمربانده بہاتا اشکوں پنہال (ن)
لگیا پونچھنے سوکوں دے دے رومال

(۲۳۰) کہا لا وحقا د و دم ذوق ھے
کہ حقے سوں ھمنا بڑا شوق ھے

(۲۳۱) خبر دار اتنے میں لایا خبر
کہ بیٹھے ہو کیا سیہ شیر نر

(۲۳۲) نظام الملک فوج کل سات لے
تمہارے امیراں کے دل ھات لے

(۲۳۳) کہا ھیکا سب فوج بندی سنبھال (ن)
فتح دیوے تمناں کوں رب ذوالجلال

(۲۳۴) اگر نہیں خبر کس کوں کچھ علم غیب
سبہوں کا سودستا ھے دل پر فریب (ن)

(۲۳۵) سنا سوئیچھ قاصد کوں جھڑکا دیا
حقا سامنے تہا سو سر کا دیا

(۲۳۶) کہا لوگ میرے وفادار ھیں
میں چاکر سمجھتا نہیں یار ھیں

(۲۳۷) سبھی ایک جیو ھیں و سب ایک تن
شجاعت منے ھینگے یک یک رتن

---

(۲۲۹) $\frac{ن}{م}$ کمربانده ہتیار اس کو سنبھال

(۲۳۳) $\frac{ن}{م}$ کہا تم اوپر فوج بندی سوں چال

(۲۳۴) $\frac{ن}{م}$ بالکل قریب

(۲۳۸) یو دانے تسبیم کے میں اسام
رہیں ایک ہوکرسوھل مل مدام (ن)

(۲۳۹) میرے سات کیونکر جدای کریں
مجھے چھوڑ کیوں روسیا ھی کریں

(۲۴۰) لوٹایا هوں اون پر یو سب ملک مال
نظام الملک کیا کر یکا فہال

(۲۴۱) اوٹھا بول سب کوں سواری کرو
دنیا سہل ہے دل سوں یاری کرو

(۲۴۲) رفاقت کرو زندگی سہل ہے (ن)
شرافت میں نامردمی جہل ہے

(۲۴۳) خدا کے کرم کا هوں امید وار
رکھے لاج میری سو پرور دگار

(۲۴۴) میں سیدهوں اُن دل میں کیا لاے ھیں (ن)
میرے گھر پہ ناحق خلل لاے ھیں

(۲۴۵) خدا هات انصات مانو تمہیں
قسم ہے همارى سو جانوں تمہیں

---

(۲۳۸) ن/ج — رچیں ایک دهاگے میں هل مل مدام

(۲۴۲) ن — هنسا مت کرو زندگی ہے سہل
ج — شرافت میں مت لیو اپنے خلل

(۲۴۴) ن — میں سیدهوں او مجھہ پہ چل آے هیں
ج — مرے گھر پہ ناحق بلا لاے هیں

(۲۴۶) یکا ایک اند کار (ن) پیدا ہوا
نظا ماں کا لشکر ہویدا ہوا

(۲۴۷) ہوی ہانک لشکر میں چاروں کدن
زمیں تھر تھری اور لرزا گگن

(۲۴۸) کھڑا ہو کے ہودے کہاں کوں سنبھال (ن)
کہا جوش میں یوں انکھیاں کرکے لال

(۲۴۹) نپٹ کر کر شوخی یو چل آے ہیں
سمجھے کیا مگر موم کا پاے ہیں

(۲۵۰) زمیں دھس کے غرقاب ہو جاے گا
گگن ٹوٹ کر سر اُپر اوے گا

(۲۵۱) لڑوں یا مروں یار فوجاں چلاؤں•
میں عالم علی لہو کی ندیاں بہاؤں

(۲۵۲) بحق خدا وند پروردگار
جب†لگ تن میں جیو ہے کروں کار زار

---

(۲۴۶) ن/ج — دھو ندو کار

(۲۴۸) ن/ج — کھڑا ہو کے جذبی سینا نکال

(۲۵۱) • نسخہ (ج) میں چلاؤں اور بہاؤں کی جگہ چلاؤ اور بہاؤ ہے اور دوسرے مصرعے میں میں کی جگہہ تو ہے —

(۲۵۲) † تینوں نسخوں میں جب لگ ہے لیکن میری راے میں جا لگ ہونا چاہئیے ۔

(۲۵۳) هراول کیا هے غالب خان (ب) کوں
دیا سا تھہ سلیم خاں متّھے خان کوں

(۲۵۴) دلیل خان ٬ محمدی بیگ مرزا علی
جہاں لگ تھے سردار جو دھا بلی

(۲۵۵) کہا تم هراول کے سب سا تھہ جاؤ
هراول کوں ای سات بیگی ملاؤ

(۲۵۶) امیں خان کوں بولے که سن لیو بات
تمہیں فوج کا مل لے جاو سنگات

(۲۵۷) چلو مہربانی سوں سیدھی طرف
تمہاری شجاعت میں کچھہ نہیں حرف

(۲۵۸) نہیں کوئی ثانی تمہاری مثال (ن)
یہی بات تحقیق بے قیل و قال

(۲۵۹) امیں خان کہے رہ میں دستاخلل (ن)
گیا دور هما را هراول نکل

(۲۶۰) مدد کو هو آئے تو کچھہ کر دکھاؤ
هو بے شک اپس دل میں کھانڈا چلاؤ

(۲۶۱) تلو کے تو سب فوج تل جا ئیگی
بلا مجھہ اکیلے اوپر آ ئیگی

---

(۲۵۳) ن/ج — مغور خاں ن/ج — متھور خاں

(۲۵۸) ن/ج — تمہیں مرد دکی میں هو بے مثال

(۲۵۹) ن/ج — کھڑے هو کے رهلے موں دستا خلل

(۲۶۲) وهی هوئیگا جو هے رب کی رضا
کہ میں ہوں عزیزاں میں سینے صفا(ن)

(۲۶۳) عمرخاں کوں بولے رهو دست چپ
مرهٹے کی لے فوج کوں سات سب

(۲۶۴) تمہاری میری کچھہ جدائی نہیں
تمہیں خویش هو کچھہ سپاهی نہیں

(۲۶۵) تمہاری میری شرم سب ایک هے
کروگے وهی جس میں جو نیک هے

(۲۶۶) دنیاں میں دوبارا کچھہ آنا نہیں*
یو دنیا جنم لگ تھکانا نہیں

(۲۶۷) اگر هے شرم سو یچ جینا بھلا
وگر نہیں زهر کھا کے مرنا بھلا

(۲۶۸) خبردار هو دل میں کچھہ ڈر نہ لاؤ
کہ جیوں شرط هے خوب هاتاں چلاؤ

---

(۲۶۲) ن/ب — میں هوں سب عزیزاں ستیں باوفا

(۲۶۶) * یہ شعر اس سے پہلے بھی آ چکا هے
صرف تھکانے اور تھانے کا فرق هے
نسخہ (ب) میں یہ شعر اس مقام پر نہیں
نسخہ (ج) میں اس طرح هے۔
دنیا دو پہر کی یہ جوں چھاؤں هے
جنم لگ کسی کا نہ اب ٹھاؤں هے

(۲۶۹) لئے سات اپنے سوھانے حشم (ن)
چلے خوش ھو رکھ(ن) رکھہ کے یک یک قدم

(۲۷۰) سو ایسے میں آکر کہا کوی سوار
هراول یو بھاری پڑی ھے جو پار (ن)

(۲۷۱) رھی فوج جاں کی تہاں سب تھتک
(۲۷۲) چلے ھیں جدھر کے تدھر سب بتھک

(۲۷۳) ھزاراں سوں جودھا آگ سنگ* (ن)
سنا اور چلا جیوں دیوے پر پتنگ

(۲۷۴) جو ھوتا اگر رستم افراسیاب
تو ھرگز نکرتا وہ ایتا شتاب

(۲۷۵) پڑیا توٹ ایسا ھوا سا رکڑک (ن)
کسی بات کا دل منے نہیں تھا دھڑک

(۲۷۶) اوتھا فوج لشکر کا گرد و غبار
کہ جانو قیامت ھوا آشکار

---

(۲۶۹) ن/ج — رھا سو حشم — ن/ج آھستہ

(۲۷۰) ن/ج — ھراول پہ صاحب کے ھے روز گار

* ایسا نسنگ

(۲۷۳) ن/ج — پڑا شو رجودھا بڑا پر تھتک
سنا اور چلایا جیسے بجلی کڑک

(۲۷۵) ن/ب ج — پڑیا توٹ اسمان سوں بجلی کڑک
کسے ماجنی جو سمھالے دھڑک

(۲۷۷) ھوا شور و غل غلغلا فوج میں
سیادت کے دریا رھے موج میں
(۲۷۸) مقابل ھوا اور کہا ھانک مار
وطن ھے سپاھی کا کھانڈے کی دھار
(۲۷۹) عجب دن عجب وقت ھے آج کا
بھلے مرد کی قدر معراج کا
(۲۸۰) کہا کاں ھے سردار اس فوج کا
جو دیکھے تماشا میری موج کا
X (۲۸۱) تمہارے بن کامچ اڑیاں ھے (ن)
تلوست یو مرداں کا میدان ھے
(۲۸۲) مجھے بان گولے سوں کوئی (ن) مت ڈراؤ
نشا ھے تو ھودے سوں ھودا بھڑاؤ
(۲۸۳) لگا مارنے تیر گولی چلاؤ (ن)
کہا فوج کوں سب کی گودی اٹھاؤ
(۲۸۴) چلانے لگے تیر پر تیر کوں
ھزار آفریں مرد کے دھیر کوں (ن)

---

(۲۸۱) ن/ج — ملیں ھم و تم ھم کو ارمان ھے

(۲۸۲) ن/ج — تم

(۲۸۳) ن/ج — لگا مارنے تیر کر کون پیا
دیا فوج یکبار گی سب ھلا

(۲۸۴) ن/ج — مرد رندھیر کوں

(۲۸۵) گزر جا ے بکتر و چلتہ کو ں پھوڑ
زرہ کی کڑ یاں تھا ل کے پھو ل توڑ
(۲۸۶) جسے تیر ماریں ترازو کر یں (ن)
سکت کیا تھی جو زور بازو کر یں
(۲۸۷) ھوا دوگھڑی لگ بڑا رن کھنڈ ل (ن)
چلی فو ج مو ں پر سے ساری نکل
(۲۸۸) جو ھود ے کے موں پر سے سب ٹل گئے
پھرا پیٹھہ یکبا رگی چل گئے
(۲۸۹) نہیں ھے عزیزا ں یو عا لم علی
مگر آ ج حا ضر ھو ے ھیں علی
(۲۹۰) الٰہی یو کس نور کا نور ھے
دواں یو شجا عت سوں معمور ھے
(۲۹۱) کیا تب حکم بیگ نو بت بجاؤ
رکھو دل قو ی اور گھوڑ ے چلا ؤ
(۲۹۲) رھے یوں کھڑے جا بجا تھار تھار (ن)
نھنے اور بڑ ے سب پیاد ے سوار
(۲۹۳) چلا کو ئی مشرق چلا کو ئی غروب
چلا کوئی شمال اور چلا کو ئی جنوب
(۲۹۴) بلا نے لگے فو ج کوں آو ر ے
فتم ھے فتم کو ی مت جاو ر ے

---

(۲۸۷) ن/ج — ھوا دوگھڑی لگ ھزاروں کا ڈھل

(۲۹۲) ن/ج — رھو دیوں کے تیوں ھو کھڑے تھار تھار

(۲۹۵) پھر و ر ے پھر، تلنگ سوں دور ھے
نمک کھا کے بھا گے سو مزدور (ن) ھے

(۲۹۶) یو سن کر کہا سید پاک باز
اِتنا بس ھے ھمنا مدد کار ساز

(۲۹۷) حو ہوا گا سو کیا اس کی پھر آس ھے
یہ مرنا شہادت مجھے خاص ھے

(۲۹۸) کھڑا رن میں سید اپس ذات سوں
گئی فوج ساری نکل ھات سوں

(۲۹۹) مہاوت کوں بولا کہ ھاتی چلاؤ
کہا تب غالب خاں کوں ھگی بلاؤ

(۳۰۰) هزار آفریں خان عالی قدر
تمہاری ھے مجھ پر مہر کی نظر

(۳۰۱) میں اس فوج کوں ازمایا نہیں
کپٹ اون کے دل کا میں پایا نہیں

(۳۰۲) دغا دے کے مجکوں نکالے شتاب
قیامت میں کیا دیں گے حق کوں جواب

(۳۰۳) محبت کی کچھ کس منے باس نہیں
دیکھو دوستاں کوی میرے پاس نہیں

(۳۰۴) بھر حال دنیا یہ گزران ھے
لگا رکھ اب موت سوں دھیان ھے

---

(۲۹۵) ن/ب ج مقہور

(۳۰۵) غالب خاں نے بولے کہ سید انام (ن)
نکو کچھہ کرو فکر اب دل میں خام

(۳۰۶) جب لگ دم میں دم ھے کریں کارزار (ن)
رھیگا جو عالم ملے یادگار

(۳۰۷) مہر خان (ن) غوری نے بولیا نواب
ملے مل (ن) گے سب یو خانے خراب

(۳۰۸) کیا شیخ اکبر نے (ن) آکر عرض
کہ مر ناں ھمیں اب ھوا ھے فرض

(۳۰۹) مقرر ھوا ھے جو تقدیر سوں
مٹا نا سکے کوی تدبیر سوں

(۳۱۰) نواب اب رھا شہر کا دیکھنا
لڑای نہیں اب ھوا پیکھنا

---

(۳۰۵) ن/ب ج امام

(۳۰۶) ن/ج لڑیں جان نثار

(۳۰۷) ن/ب ناھر خاں غوری کوں بولے نواب ن/ج ناصر خاں

پلے پل/تلے تل

(۳۰۸) ن/ب شیخ فیض ن/ج فیضو

(۳۱۱) اسی گفتگو میں کہ تھا یو بچار
پھری فوج سید کی کل ایکبار

(۳۱۲) پڑا مار کا * تیر اور بان کا
پڑا رن کھنڈل خوب گھمسان کا

(۳۱۳) کئے قصد ایک دل ھو اھل غرور
کہ چڑ یا ھے جیوں آکے دریا کوں پور

(۳۱۴) هزار آفریں تجکوں عالم علی
کھوں سور ما بیر یا کوی بلی (ن)

(۳۱۵) مہاوت پڑیا فیل سیتی نکل (ن)
لگا پانوں اپنے کوں تھکلنے اگل

(۳۱۶) تہورخاں (ن) کوں اتنے میں گولا لگا
لگا سو بیچ ھاتی اوپر تے ڈھلا (ن)

(۳۱۷) گریا سور چھل ھات سوں چھوٹ کر
رھا دیکھ سید لہو گھونٹ کر

---

(۳۱۲) * معرکہ

(۳۱۴) ن/ج کھوں سور ما بیر جو دھا بلی

(۳۱۵) ن/ج
بڑا چوٹ آسن سوں مہاوت نکل
لگا پانوں ھاتھی دھکا یا اگل

(۳۱۶) ن/ب عنایت ن/ج غیاث خاں

(۳۱۷) ن/ج دھکا

(۳۱۸) رھے تھے کم و بیش کل سو جواں
ھوے گرد سید کے سب خونفشاں

(۳۱۹) اپے تھا ھتی تہا و یک تھا خدا (ن)
ھوے شاہ سوں سب سنگا تی جدا

(۳۲۰) دو ترکش لے ایسے میں خالی کیا
سگل تن کو زخماں سوں جالی کیا

(۳۲۱) لگے تیر بھرنے اسی تیر کوں
چلا کر بھرا کر بڑی دھیر سوں

(۳۲۲) لگا وے جسے تیر کھہ کر کماں (ن)
وو لاگے جسے سو کئے لا مکان

(۳۲۳) یکا یک لگے موں اوپر پلیچ تیر
ھوے پارگالاں سوں پردے کوں چیر

(۳۲۴) لیا کھینچ کر اور کیا خوب زور
آھستہ ستیا تیر پیکاں مرور (ن)

X (۳۲۵) لگے تیر پر تیر اوس شیر کوں
چلا وے بھرا کر اُسی تیر کوں

---

(۳۱۹) ن/ج — ھتی تھا وہ تھا آپ یا تھا خدا

(۳۲۲) ن — لگا کر چلے کوں بھی کھینچے کماں
ب — لگا وے جسے تو نر ھے کچھہ نشاں
(لگا وے جسے سور بھی الاماں)

(۳۲۴) ن/ج — رھا سو ستیا پانچھ کھادا مرور

(۳۲۶) لگا تیر چلے کوں کھینچی کماں
لگا وے جسے سب گئے وو جہاں

(۳۲۷) لگا تیر پھر آ بنا گوش میں
ستیا کاڑ بھی اس کوں آ ہوش میں

(۳۲۸) نزک آکے اس فوج کا کوئی امیر
لگایا پیشانی پر آ سخت تیر

(۳۲۹) نکالے تو ھر گز نکلتا نہیں
کیا زور پر زور چلتا نہیں

(۳۳۰) ستیاچ اور بھار کاڑ وھاں کا وھاں
دیا جواب اوس تیر کا در زماں

(۳۳۱) پڑا آکے گھوڑے سے جب کہا کے تیر
کہا کیا اسیروں میں تھا بے نظیر (ن)

(۳۳۲) سو ایتے میں کوئی اور ھودے سوار
وو آ سامنے دل کوں کر استوار

(۳۳۳) لگایا اوسے ایسا تیر شتاب
حودے نا سکا پھر کر اوس کا جواب

(۳۳۴) بھی ایسے میں آ کوئی نیزہ سمھال
غروری سے سید پو مارا نکال

(۳۳۵) جو دیکھا اسے تیر مارا اچھل
پڑا پھر کر گھوڑے اوپر سے نکل (ن)

---

(۳۳۱) ت — کہا کیا جوانمرد تھا بے نظیر
ج

(۳۳۵) ت — پڑا نیچے گھوڑے اوپر تیں نکل
ج دکھا مرنہہ جھکاوے نکا ھوں پھرائے
ھتی کو اشارت سوں اگے چلائے

(۳۳۶) زرا مورچھا کھاے گردن پر آے
ھاتی کوں اشارہ سوں اگے چلاے

(۳۳۷) جو ایسے میں کوی پیرزادہ فقیر
بہوت خو بصورت و صاحب نظیر

(۳۳۸) ھتی ھول آکر ھوا رو برو
کہ جانو نظام الملک ھیگا تو

(۳۳۹) کہ جلدی سوں دو تیر ایسا جڑا (ن)
سو ھودے میں بے ھرش ھوکر گرا

(۳۴۰) زخم پر زخم جب لگے بے حساب
ھوا سست (ن) تب سید عالی جناب

(۳۴۱) ھر آن آپڑی مار تلوار کی
بڑے زور کی اور بڑے مار کی

(۳۴۲) عزیزاں گئے چھوڑ سارے نکل
نمک کی شرط نا رکھے گئے نکل (ن)

(۳۴۳) جدھر دیکھتا ھے اودھر مار مار
کہا جو رضا پاک پروردگار

---

(۳۳۷) ن/ج مت مانگ ھاتی میں صاحب سریر
نیت بانک پٹے موں تھا بے نظیر

(۳۳۹) ن/ج یکایک اسے تیر ایسا جڑا

(۳۴۰) ن/ب تنگ

(۳۴۲) ن/ب ج نہ سید ھے بغل نہ داویں بغل

(۳۴۴) ستیا ھات ھمت سو ں شمشیر پر
سوماڑے دیکھو جھٹکہ ھودے اوپر (ن)

X (۳۴۵) لہو لال سو ں کے او پر بہہ چلا
ادھر کا اودھر جا بجا بہہ چلا

X (۳۴۶) لئے ڈھال موں پر اپس کو چھپائے (ن)
ایدھر کا اودھر مار کوں موں چکائے

(۳۴۷) لئے آکے ھودے کو ھودوں سے گھیر (ن)
ھوا تب ھر اسا ں کیا د ل دلیر

(۳۴۸) سبھی مغل اور بان کے ڈنڈاں کوں کات (ن)
لگے ھودے پر چڑھنے رسیاں کوں کات

(۳۴۹) د و ھا تا ں سے تلوا ر با ز ی کر ی
مگر کر بلا پھر کے تا ز ی کر ی

---

(۳۴۴) ن/ب تو ھر کر لگا جس کے ھودے اوپر

(۳۴۶) ن/ج ستے ڈھال ھودے کی ڈنڈیاں کوں کات
لگے جہا ں تہا ں کھولنے چوکیات

(۳۴۷) ن/ج لئے آکے جودھن نے ھودے کو گھیر
رکھا جیونا بہت ھیا دل دلیر

(۳۴۷) ن/ب ستے ڈھال ھودے کی ڈنڈیاں کوں کات
لگے جہاں تہاں کھول رہے چولہ ھات

(۳۵۰) سو ایسے میں ایک آکے گولی لگی
وہ گولی نہیں بلکہ هولی لگی
(۳۵۱) کہا کوی نفر هے تو پانی پلاو
کہا آبدار هو تو بیگی بولاو
(۳۵۲) نہ پانی اتہا وهاں ناآتیا آبدار
لگیا وو هیں لڑنے کیتئں پیاس مار
(۳۵۳) جسے هات مارے کرے چور چور
جب لگ جیہ میں جیو تہاتن پر نور (ن)
(۳۵۴) انکہیاں پر تے لہو چلیا بےشمار
لگیا پونچھتے پونچھتے اپنی رومال کاڑ
(۳۵۵) بونداں لہو کے موں پر پو نچہاتمام (ن)
رہا دیکھنے سے وو سید انام
(۳۵۶) سنو اے عزیزان روشن ضمیر
لگے ایک تن پر سوچھتیس (ن) تیر
(۳۵۷) تھے نو وار نیزے و تلوار کے (ن)
وهم نا کیا کچھہ اس آزار کے

---

(۳۵۳) $\frac{ن}{ج}$ جب لگ تن میں جیو تھا وہ تب لگ شعور

(۳۵۵) $\frac{ن}{ج}$ بند هی منہ پہ جالی لہو کی تمام
رہا دیکھنے سوں وہ سید امام

(۳۵۶) $\frac{ن}{ب}$ چالیس

(۳۵۷) $\frac{ن}{ب}$ اتے وار نیزوں کے تلوار کے

(۳۵۸) فوارے لہو کے او چھلنے لگے
نکل بہار ہودے سوں چلنے لگے
(۳۵۹) اوتھے ایک تن پر ہزاروں کے غول
ہوا مار کے موں جدا سر سوں خول
(۳۶۰) لگیا جب سینے آ کے گولا ندا ن
نکل روم تن سوں گیا جیوں بوان
(۳۶۱) جگر ٹوٹ لہو ہو کر آیا اوبل
چلے حیف تن پر تے گردن پے ڈھل
(۳۶۲) مغل آچڈ ہے ٹوٹ ہودے اوپر
موئے پر لگے مار نے پھر خنجر
(۳۶۳) د یے ڈال ہودے تلے خان کوں
کہ دل سے پرے لال بے جان کوں (ن)
(۳۶۴) نہ جیوتھا نہ کچھہ روح تھا کچھہ نشان
نہ دم تھا نہ کچھہ نور تھا جیو بجان
(۳۶۵) وو اقبال ناصر کے گھر کا غلام
ہوا چور زخماں سے لہو کے تمام
(۳۶۶) سو بے ہوش ہو کر پڑیا کھیت میں
اوٹھایا سپاہی افسوس میں
(۳۶۷) تھی تاریخ چھٹی ماہ شوال کی (ن)
بڑی سخت تر نحس جنجال کی

---

(۳۶۳) ن/ج سو اُس کوں بھرے لعل بے جان کوں

(۳۶۷) ن/ج تھی تاریخ نویں جو شوال کی
ہوی شہر میں خبر اس حال کی

(۳۶۸) خبر ہوئی شہر میں سواس حال سوں
لئے مار کر جنت کے اس لال کوں
(۳۶۹) محل میں کیا جا کے کوی یو خبر
کہ تل مل (ن) ہوا آج سارا شہر
(۳۷۰) لئے مار عالم علي خان کوں
سیادت کے مسند کے سلطان کوں
(۳۷۱) لئے مار لشکر آوارا ہوا
امامت کے گھر کا اندھارا ہوا
(۳۷۲) گیا (ن) جگ ستی وو مبارک بدن
علی کے خزانے کا خاصا رتن
(۳۷۳) اوتھی ماں نے افسوس کہا آہ مار
کہی عمر خاں کوں کہ اب کیا بچار
(۳۷۴) زمیں سخت اور اسماں دور ہے
ڈر ونا ڈیکھو جان کل چور ہے
(۳۷۵) لے جانے کی بیگی اوتاولی کئے
لے جاکر دیکھو کیا خرابی کئے
(۳۷۶) ہوا غل بڑا کل محل میں تمام
جو کھانا و پانی ہوا سب حرام
(۳۷۷) کہی ماں نے فرزند میرے نو نہال
ہوا دیکھنا مجکوں تیرا محال

---

(۳۶۹) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ تل اوپر ہے

(۳۷۲) $\frac{\text{ن}}{\text{۴}}$ چھپا

(۳۷۸) کہاں ھے وو فرزند عالم علی
تیرے دوکھ سوں سر پانوں لگ ہیں جلی

(۳۷۹) فلک بے مہر نے کیا کیا ستم
گنوایا میری دھکدھکی کا پدم

(۳۸۰) اوجالا میرے جیو کے ایوان کا
ستارا میرے ملک میدان کا

(۳۸۱) میرے زیب زینت کا تھا گل گلاب
ترا کر کیا سب چمن کوں خراب

(۳۸۲) ہوا عیش آرام میں کیا خلل
عجب جیوتن سوں نجاوے نکل (ن)

(۳۸۳) ہزار آرزو اور ارمان سوں
میں پائی تھی عالم علی خان کوں

(۳۸۴) کہاں او کہاں اوس کی خانی گئی
سگل خاک میں اوس کی جوانی گئی

(۳۸۵) کہوں کیا جو پوچھینگے مجکوں نواب
کہاں ھے وو فرزند مبارک نقاب

(۳۸۶) اپس ہات سوں کیوں گنوائی اوسے
نھنی عمر میں کیوں کٹائی (ن) اوسے

(۳۸۷) منانا کیئے کیوں تم اس بات سوں
گنوائی بہادر میرے ہات سوں

---

(۳۸۲) ن/ج — قیا مت لگوں تب رھے گا یہ مثل

(۳۸۶) ن/ع — کھپائی

(۳۸۸) نہ کھاوے نہ پیوے روے زار زار
میرا جیو پیت بن یوں ھے بے قرار (ن)

(۳۸۹) پکڑ ھات کوں میں نکالی تجھے
پھر آ کر تو مکھ نہیں دکھایا مجھے

(۳۹۰) کہے تھے فتح پا کے گھر آئینگے
یو صورت نورانی کوں دکھلا ئینگے

(۳۹۱) کہ سہراں روپے بھر کے خیرات کی
خبر کچھ نہ تھی مجکوں اس بات کی

(۳۹۲) کہیں سدہ میں آوے کہیں سدہ گنوائے
نیناں سے انجھو تھال موتی بہائے

(۳۹۳) ھوے خود کھی تلملا ھانک مار
اے حافظ! اے ناصر! اے پروردگار

(۳۹۴) پکڑ ھات سونپی تھی یا رب تجھے
سبب کیا سو پھر نا دکھایا مجھے

(۳۹۵) تھی امید یہ دل میں دیدار کی
میرے فوج لشکر کے سردار کی

(۳۹۶) پھر اون کی خبراں میں خیرات کی
خبر کچھ نہ تھی مجھ کوں اس بات کی

(۳۹۷) ارے کوئی اس غم کی دارو بتاؤ
مجھے اس عزا باں سوں بیگی چھڑاؤ

(۳۹۸) ھو بے ھوش سو بار یک بار بار
انکھیاں تے لہو روے وو زار زار

---

(۳۸۸) ن/ج — مچھی جیوں تڑپتی ھے تیوں بے قرار

(۳۹۹) محل کے جتنے لوگ زیر و زبر
بڑے حیف کھا کھا کے ھو بے خبر

(۴۰۰) تیرے باج پیارے اندھارا دسے (ن)
خدا باج پیارا نہیں کوئی دسے

(۴۰۱) نہ فریاد کوں کوئی نہ کوئی داد کوں
پھر حال جانا دولت آباد کوں (ن)

(۴۰۲) شہر ملک تھا جس کے فرمان میں
سو وو جا پڑے کوہ و ویران میں

(۴۰۳) ھزاراں سپاھی ھزاراں غلام
کریں آ کے تسلیم ھر صبح شام

(۴۰۴) ھزاراں سوں گھوڑے ھتھی بے شمار
ھزاراں چھڑی دار چیلے ھزار

(۴۰۵) ھزاراں امیراں رھیں نت مدام
چھہ صوبوں میں عزت تھا ازبس تمام

(۴۰۶) نہیں فکر کچھہ مجکوں سنسار کی
تھی امید واری سو دیدار کی

(۴۰۷) گیا لوٹ میں مال اسباب سب
یو قصا نہیں ھے حکایت عجب

---

(۴۰۰) ن/ج
کہیں کیوں محل میں اندھارا دسے
خدا باج کوئی نہیں کہیں اب کسے

(۴۰۱) ن/ج
گئے ھر طرح دولت آباد کوں

(۴۰۸) نہ تھا زور کس کوں نہ کس کوں مجال (ن)
سکے مار دم اور کرے کچھ سوال

+ ج (۴۰۹) چھڑاوے لے جا پل موں افلاک پر
سٹے پل منے خاک کا خاک پر

+ ج (۴۱۰) تلا رام دیوان کا یتھ قدیم
اتھا ساتھ اس حادثے میں خدیم

(۴۱۱) پرندے کوں طاقت نہ پنکھ مارنے
نہ یارا تھا وہاں کس کوں بچارنے

(۴۱۲) جو بولے بچن سو دستور تھا
کرم رات دن جن کا مشہور تھا

(۴۳۱) انگے حوض لبریز اور گل بہار
صدر مسنداں جا بجا تھار تھار

(۴۱۴) سو ایسا ستم ہو ستم ہاے ہاے (ن)
یو دنیا بھی رستم کوں کیا تیار (؟)

(۴۱۵) کہاں وو نقارے دماے نشان
کہاں وو عرابا کہاں توپ بان

(۴۱۶) کہاں وو صلابت کہاں وو حکم
کہاں فوج لشکر کہاں وو حشم

(۴۱۷) کہاں ہے وو دولت کہاں ہے وہ مال
عجب قدرتاں ہیں تیری ذو الجلال

---

(۴۰۸) ن/ج — نہ تھا کس کوں زہرہ نہ کس کوں مجال (ج)

(۴۱۴) ن — سو دشتا یہ کیا کیا ستم ہاے ہاے
ج — یہ دنیا ہے ایسے کوں کیا کوئی نہ پاے

+ ج (۴۱۸) کہے مل اپس موں اپن اهل راز
سیادت کا ناحق ڈوبا یا جہاز
+ ج (۴۱۹) نبوت کی انگشتری کا نگین
جگر گوشۂ فاطمہ با ایقیں
+ ج (۴۱۰) پڑا گرد لوهو منے لال هو
گرا ایکلا رن موں بے حال هو
+ ج (۴۲۱) ننهی عمر موں کیوں کهپا یا اُسے
لے جاکر دیکهو دکهه دکها یا اسے
+ ج (۴۲۲) نه آرام دل کوں نه خاطر قرار
جگر جل دهڑکتا هے جیسے انگار
+ ج (۴۲۳) منئے لگ نه اب کس تیں یاری کریں
یه غم دل موں رکهه برد باری کریں
+ ج (۴۲۴) دنیا هے دغا باز فانی مقام
هے دل باندهنا اس سوں بالکل حرام
(۴۲۵) جسے پائداری سو نایاب هے
یو دنیا دیکهو سر بسر خواب هے
(۴۲۶) یو غم جگ منے (ن) آشکارا هوا
جگر ٹوٹ عالم کا پارا هوا
(۴۲۷) هزار آه و افسوس هے دوستاں
چهپا حیف دنیا سوں وو نوجواں
(۴۲۸) عجب سید عالی نسب خان تها
فراست کے دفتر میں سلطان تها

---

(۴۲۶) ن/ج موں جب

(۴۲۹) کہاں ڈھونڈنا اب کہو خاں کوں
فراست کے موتی و مرجان کوں (ن)

(۴۳۰) قلعہ میں قلعدار عالی قدر
سیادت کے رکھہ نام اوپر نظر

(۴۳۱) گیا قلعہ میں اور کہا آشکار
میں مومن مسلمان ہوں دیندار

(۴۳۲) تمہاری میری لاج سب ایک ہے (ن)
میرا بول تمنا ستی نیک ہے

(۴۳۳) رفاقت تمہاری ہے جیوکے سنگات
میں جاگیرسوں منصب سے دھویاہوں ہات

ج (۴۳۴) جو کچھہ ہو تمہارا کرے گا سو ہو
میں بیٹھا ہوں سب بات سے ہات دھو

(۴۳۵) رکھوں دل کوں صاحب تمہیں برقرار
لڑونگا جو چل آئے یک لکھہ سوار

ز (۴۳۶) جو کچھہ ہو تمہارا سو ہو دیگا وو
میں بیٹھا ہوں سب سوں ہات دھو

(۴۳۷) دلاسا دیا اور کہلایا سلام
دیا خوب رہنے کوں عالی مقام

---

(۴۲۹) ن/ج رسالت کے موتی پریشان کوں

(۴۳۲) ن/ج تمہاری میری لاج اک لاج ہے
مرا قول تمنا ستی اہم ہے

(۴۳۸) مبارک تیرا تاج (ن) تجھ پر ا چھو
یو ھمت (ن)تیری تجکوں رھبر اچھو
(۴۳۹) شجاعت کے زور (ن) میں توں فرد ھے
بہا د ر شجا ع صا حب د ر د ھے
(۴۴۰) مراتب میں مرد‌ڑں کے توں بے نظیر
نبی نت اچھو تجھ اوپر دستگیر
(۴۴۱) جو بو لیا بچن سو رکھیا برقرار
اچھوشاہ مرداں کا تجکوں (ن) ادھار
(۴۴۲) ووجگ میں نتیجا برا پائیگا (ن)
د نیا سہل ھے نا تو ن ر ہ جا ئیگا

---

(۴۳۸) ن/ج ناذو ں

ن/ج نیت...

(۴۳۹) ن/ج طورے

(۴۴۱) ن/ج نس د ن

(۴۴۲) ن/ج دو جگ موں نتیجا برا پاے کا
دنیا سہل ھے نا توں رہ جاے کا

(۴۴۳) ھوا بعد ازان غل ھندوستان میں
ھوا جنگ بڑا مغل اور خان سیں (ن)

(۴۴۴) شہادت کئے خان نے اختیار
کرے مغفرت خان کوں پروردگار

(۴۴۵) ھوی جب خبر جا کے نواب کوں
سیادت کی مسند کے محراب کوں

(۴۴۶) کہ عالم علی سید با خبر
کیا عالم معنوی پر سفر

(۴۴۷) سنیا اور ستیا غم کی جا آگ میں
یو عالم علی‌خاں کے ویتاگ (ن) میں

ج (۴۴۸) کہا کھود تاروں دکھن کی زمیں
یہ کیا بات ھمنا پہ آوے کہیں

(۴۴۹) بحق خداوند کون و مکاں
نہ مغلاں کوں چھوڑوں گا میں‌در اماں

(۴۵۰) منگا توپخانہ بڑے تھاب (ن) کا
بنگالا پورب اور پنجاب کا

---

(۴۴۳) ن/ج ھوا جنگ مغل اور میاں خان میں

(۴۴۷) ن/ج بیراگ

(۴۵۰) ن/ج تاب

(۴۵۱) منگائے کو مک (ن) بان سب ھند کے
ولے جا بجا اور سر ھند کے (ن)
(۴۵۲) جزائل شتر نال هزاراں هزار
رکھے صاف دھو دھو کر سب ایکبار
(۴۵۳) غلاماں کئے سرخ بانات کے (ن)
زرد اور سبز رنگ کئی ذات کے
(۴۵۴) هزاراں جوان مرد شمشیر زن
(۴۵۵) ملے آکر بارہ سے سب هم وطن (ن)
(۴۵۶) لئے سات احشام چو ستھ هزار (ن)
یک یک کس شجاعت میں سب نامدار (ن)

---

(۴۵۱) ن/– کھک

ن/ب – دلی آگرا (ج) شہر هور سہند کے

(۴۵۳) ن/ج – غلاماں کئے سب کوں بانات کے
سرخ، سبز اور زرد کے بھانت کے

(۴۵۵) ن/ج – ملے آکے بارہ سوں ست دے وطن

(۴۵۶) ن/ب – بست هزار، یہ تعداد صحیح نہیں
پچاس هزار کی تعداد تاریخوں
میں درج ھے

(۴۵۶) ن/ج – آپس تھا شجاعت میں اک نامدار

(۴۵۷) بڑے خاں متھے خاں اوتھے بول کر (ن)
کہ یک یک کوں پکڑو ......

(۴۵۸) اوتھے شے اکبر لے لوں کر پکار
کہ یک یک کوں پکڑونگا در کار زار

(۴۵۹) کہے اے خدا یا مجھے ایکبار
نظاماں ستی اُس اڑا ی کی بہار

(۴۶۰) اوتھے بول اگر ہے مرے تن میں جان
کہ ایکبارسب ھم کوں کرنا اوتھان (ن)

(۴۶۱) بحق خداوند پروردگار (ن)
نظام الملک سوں ملا ایکبار

(۴۶۲) اگر میں عدو اپنا پاؤنگا تو (ن)
نگل جاووں جو سامنے هو

---

(۴۵۷) ن/— اوتھے بول اگرھے میری جان میں جان
ب بڑھکر چھڑ کہ گنگا کرونگا رواں

(۴۶۰) ن/ج — لگا کر لنکا لگ کروں گا اُدان

(۴۶۱) ن/ب ج — کہا جذب سوں اے خداوند گار
نظاماں سوں مجھکو ملا ایک بار

(۴۶۲) ن/ب ج — اگر مجھکوں دشمن میرا پاے تو
نگل جان یوں سامنے آے تو
(نگل جاویں جو سامنے آئے تو)

(۱۶۲۳) زمین ڈنڈنا نے لگی خوف کھا
پڑا ڈھاک ملک میں ھوا جابجا (ب)

(۱۶۶۴) امیراں و امراو لاکھاں کوں لے (ن)
چلا ھے دکن پر دما سے کوں دے

(۱۶۶۵) چلےھیں دومنزل دکھن کے رھے (ن)
ھوا وو نچھ تقدیر ھک دک رھے

(۱۶۶۶) دغے سے لئے مار نواب کوں
لئے لوٹ سامان و اسباب کوں

(۱۶۶۷) عزیزاں جو کچھہ ھے سو تقدیر ھے
بغیراز رضا کچھہ نہ تدبیر ھے

(۱۶۶۸) یو دنیا دغا باز و مکار ھے
ھوس اب جتانےمیں ایار(عیار)ھے(ن)

(۱۶۶۳) $\frac{ن}{ب}$ پڑا ڈھاک ملکوں ملک جابجا

(۱۶۶۴) $\frac{ن}{ج}$ امیراں مرا فوج سب ساتھہ لے

(۱۶۶۵) $\frac{ن}{ب}$ ھوا اس میں تقدیر کا آکے لکھن
چلے تھے دو منزل دکھن کے کدھن

$\frac{ن}{ج}$ ھوا اس میں تقدیر کا ایک فن

(۱۶۶۸) $\frac{ن}{ب ج}$ و ھی بو جتا جو ھوشیار ھے

(۴۶۹) فہم (ن) بے خبر عقل حیران ھے
دیکھو دوستاں ! کیا یو طوفان ھے
(۴۷۰) دنیا کی محبت ھے بالکل خراب
یو دستا ھے پانی اوپر جیوں حباب
(۴۷۱) اگر مال دھن لاکھہ در لاکھہ ھے
سمجھہ دیکھہ آخر وطن خاک ھے (ن)
(۴۷۲) یو جیونا جنم ھے نہ دولت جنم (ن)
اوسے خاک سونا ھے کیا ھے وھم (ن)
(۴۷۳) جسے کچھہ سمجھہ بوجھہ ادراک ھے
دنیا کی آلائش سوں وہ پاک ھے
+ (۴۷۴) مرے گا مرے گا رے مرجاے گا
جوکچھہ یہاں کیا ھے سو وھاں پاے گا
+ (۴۷۵) اگر بادشاہ ھے وگر ھے فقیر
اجل کے دنداں (ن) میں وہ دونوں اسیر

---

(۴۶۹) $\frac{ن}{ج}$ وھم

(۴۷۱) $\frac{ن}{ب}$ سمجھہ دیکھہ آخرکوں تن خاک ھے

(۴۷۲) $\frac{ن}{}$ ختنم
$\frac{ن}{ب}$ ارے[ج] خاک سوتا ھے کیا ھے وھم

(۴۷۵) $\frac{ن}{ج}$ پنجوں

+ (۴۷۶) نہ گھر کام آوے نہ گھر (ن) چار آے
نہ ما باپ بھائی نہ کوئی یار آے

+ (۴۷۷) جو آیا ھے جگ میں سو مہمان ھے
یہ جیونا سو جیوں پھول ھور پان ھے

+ (۴۷۸) خبر دار اچھہ نہیں تو کہلاے گا
حیاتی کے دم سوں نکل جاے گا

+ (۴۷۹) کہاں گئے کہاں گئے کہاں ھیں بتا
اتھا مال دھن جن کا لا انتہا

+ (۴۸۰) اتھے شیر شر زے جنو کے غلام
ھوا خاک میں دیکھہ ان کا مقام

+ (۴۸۱) کسے دل میں اپنے و و لیاتے نہ تھے
منم میں اپس کے و و ماتے * نہ تھے

+ (۴۸۲) سمجھہ بوجھہ بس گیا مل تیرا حساب
تیرے سار کے کئی پڑے ھیں خراب

+ (۴۸۳) نہ دفتر میں چھرا نہ گھر کوں تھکان
کیا فلک کرے گا تو اب ویران

+ (۴۸۴) نہ گھر کام آوے نہ فرزند رھے
نہ ما باپ آوے نہ دلبند رھے

+ (۴۸۵) ھزار ھور سو تیس تھے سنہ ۱۱۳۲ دوا پر
محمد کی ھجرت کوں سن کان دھر

---

(۴۷۶) ن/ج گھر
(۴۸۱) * ماتا بمعنی سما تا

سائنس

—— ‡*‡ ——
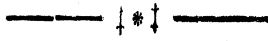
انجمن ترقی اُردو کا سہ ماہی رسالہ

جس کا مقصد یہ ہے کہ سائنس کے مسائل اور خیالات کو اُردو دانوں میں مقبول کیا جائے' دنیا میں سائنس کے متعلق جو نئی بحثیں یا ایجادیں اور اختراعیں ہو رہی ہیں یا جو جدید انکشافات وقتاً فوقتاً ہونگے' ان کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جائے۔ ان تمام مسائل کو حتی الامکان صاف اور سلیس زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سے اُردو زبان کی ترقی اور اہل وطن کے خیالات میں روشنی اور وسعت پیدا کرنا مقصود ہے —

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان کے سائنس دانوں کے علاوہ یورپ کے فضلا نے بھی اس رسالے میں مضمون لکھنا منظور فرمایا ہے۔ اِس رسالے میں متعدد بلاک بھی شائع ہوا کرتے ہیں — سالانہ چندہ آٹھ روپے سکۂ انگریزی (نو روپے چار آنے سکۂ عثمانیہ)۔

اُمید ہے کہ اُردو زبان کے بہی خواہ اور علم کے شائق اس کی سرپرستی فرمائیں گے —

المشتہر ————————

انجمن ترقیٔ اردو اورنگ آباد (دکن)

اردو

انجمن ترقیٔ اُردو اورنگ آباد دکن کا سہ ماھی رسالہ ھے جس میں ادب اور زبان کے ھر پہلو پر بحث کی جاتی ھے۔ اس کے تنقیدی اور محققانہ مضامین خاص امتیاز رکھتے ھیں۔ اُردو میں جو نئی کتابیں شائع ھوتی ھیں اُن پر تبصرے اس رسالہ کی ایک خصوصیت ھے —

یہ رسالہ سہ ماھی ھے اور ھر سال جنوری ' اپریل ' جولائی ' اور اکتوبر میں شائع ھوتا ھے رسالہ کا حجم ڈیڑھ سو صفحے ھوتا ھے اور اکثر اس سے زیادہ —

قیمت سالانہ محصول ڈاک وغیرہ ملا کر سات روپے سکۂ انگریزی [آٹھ روپے سکۂ عثمانیہ]

المشتہر : انجمن ترقیٔ اُردو اورنگ آباد - دکن

نرخ نامۂ اجرت اشتہارات

برائے رسالہ اردو و رسالہ سائنس

کالم	ایک بار کے لئے	چار بار کے لئے
دو کالم یعنی پورا ایک صفحہ	۱۰ روپے سکۂ انگریزی	۴۰ روپے سکۂ انگریزی
ایک کالم (آدھا صفحہ)	۵ روپے سکۂ انگریزی	۲۰ روپے سکۂ انگریزی
نصف کالم (چوتھائی صفحہ)	۲ روپے ۸ آنے سکۂ انگریزی	۱۰ روپے سکۂ انگریزی

رسالے کے جس صفحے پر اشتہار شائع ھو گا وہ اشتہار دینے والوں کی خدمت میں نمونہ کے لئے بھیج دیا جائے گا - پورا رسالہ لینا چاھیں تو اس کی قیمت بحساب ایک روپیہ بارہ آنے سکۂ انگریزی فی رسالہ اس کے علاوہ لی جائے گی —

المشتہر : انجمن ترقیٔ اُردو - اورنگ آباد دکن